عرب جمہوریہ مصر ۱۹ صفر ۱۴۴۱ھ

وزارت اوقاف ۱۸ اکتوبر ۲۰۱۹ء

# انسانی نفوس کو راہ حق پر قائم رکھنے میں اللہ کے ذکر کی اہمیت

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو بکثرت ذکر کرنے کا حکم دیا ہے اور اس پر اجر عظیم کا ان سے وعدہ فرمایا ہے، اللہ تعالی نے قرآن کریم کے متعدد مقامات پر ذکر کا حکم دیا ہے ارشاد خداوندی ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا * وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا}، " اے ایمان والو! بکثرت اللہ کا ذکر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو"۔ دوسری جگہ پر ارشاد باری ہے: {وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا}، "اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لئے بخشش اور عظیم اجر تیار فرمار کھا ہے"۔ اور ارشاد باری ہے: {إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ * الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ * أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ} "مومن وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان میں اضافہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں۔ (یہ) وہ لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لئے ان کے رب کی بارگاہ میں درجات ہیں اور مغفرت اور عمدہ رزق ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کو بکثرت اللہ کا ذکر کرنے کی ترغیب فرمائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:"کیا میں تم کو یہ خبر نہ دوں کہ تمہارا کون سا عمل سب سے اچھا ہے اور تمہارے رب کے نزدیک سب سے پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ بلند ہے اور تمہارے لئے سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اس سے افضل ہے کہ تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو اور تم ان کی

گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں، صحابہ نے عرض کی: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر"، اور جب ایک شخص نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول اسلام کے احکام میرے لئے بہت زیادہ ہیں مجھ کو ایسا عمل بتایئے جس پر میں پابندی سے عمل کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر بہ تر رہے"۔

اللہ کا ذکر ایک عظیم القدر اور آسان عبادت ہے، اس کے بے شمار فضائل ہیں اور اس کی فضیلت اور عظمت کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گزر مسجد کے حلقے میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس سے ہوا، انہوں نے کہا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے مسجد میں بیٹھے ہیں، انہوں نے کہا بخدا کیا تم صرف اسی لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا بخدا ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، اور بیشک ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحاب کے ایک حلقے سے گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں اور اللہ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر جو احسان کیا ہے اس کا شکر ادا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخدا تم صرف اسی لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا بخدا ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخدا میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، لیکن ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

اللہ کا ذکر دلوں کو زندہ کرتا ہے، روح کو تازگی بخشتا ہے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب کلام ہے، ابوموسی اشعری رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اپنے رب کا ذکر

کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا، ان کی مثل زندہ اور مردہ کی طرح ہے"۔ اور مسلم کی ایک حدیث کے الفاظ ہیں کہ " جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے"۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ کون سا کلام محبوب ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کلام کو اللہ تعالی نے اپنے فرشتوں کے لئے منتخب فرمالیا ہے " سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ وبحمدہ"۔ اور حضرت سَمُرہ بن جُندَب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اللہ تعالی کی بارگاہ میں سب سے محبوب کلام چار ہیں: سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اور اللہ اکبر"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" مفردون سبقت لے گئے، صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول، مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں"۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو اللہ کے ذکر کی وصیت فرمائی، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا(اے معاذ! بخدا میں تجھ سے محبت کرتا ہوں)، معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بخدا میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تو ہر نماز کے بعد یہ کہنا مت چھوڑنا کہ اے اللہ تو اپنے ذکر، اپنے شکر اور احسن طریقے سے اپنی عبادت کرنے پر میری مدد فرما"۔

اللہ کا ذکر ایک ایسی عبادت ہے جو ہر حال میں انسان پر لازم ہے اور ایک مسلمان ہر وقت اور ہر حال میں اس کو ادا کرنے کا پابند ہے، ارشاد خداوندی ہے:{إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لأُوْلِي

الأَلْبَابِ * الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَىَ جُنُوبِهِمْ} "بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں"۔ ایک مسلمان کی ساری زندگی اللہ کے ذکر سے عبارت ہے، نماز ذکر ہے ارشاد خداوندی ہے: {وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ} "اور نماز قائم کیجئے، بیشک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے"۔ نماز قائم کرنے کے دو بڑے مقصد ہیں: پہلا مقصد یہ ہے کہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ نماز اللہ کا ذکر ہے اور یہ دوسرا مقصد سب سے بڑا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے بہت سے اذکار اور دعائیں بیان فرمائی ہیں جن کی پابندی کرنا ایک مسلم کے لئے ضروری ہے، حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے "اے اللہ تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی تیرے نام پر ہم زندہ رکھتے ہیں اور تیرے نام پر ہم مریں گے اور تیری طرف ہی اٹھنا ہے" اور جب شام ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے "اے اللہ تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی، تیرے نام پر ہم زندہ رکھتے ہیں اور تیرے نام پر مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے"، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس شخص نے صبح کے وقت یہ کہا کہ: اے اللہ! مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی شخص کو جو نعمت نصیب ہوئی وہ صرف تیری طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے، تمام تعریفیں تیرے لئے ہے اور تیری ذات ہی شکر کی مستحق ہے تو اس شخص نے اس دن کا شکر ادا کر دیا"، اور جس شخص نے شام کے وقت بھی ایسا ہی کہا تو اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا اور یہ کتنی اچھی چیز ہے کہ انسان اپنے دن کا آغاز اور اس کا اختتام اللہ کے ذکر سے کرے اور صبح و شام کے دوران اپنے رب کے ذکر کی پابندی کرے۔

اسی طرح **گھر سے نکلتے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعائیں** بھی حدیث میں وارد ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے گھر سے نکلتے وقت یہ کہا کہ: بسم اللہ توکلت علی اللہ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اس سے کہا جائے گا تجھے سیدھی راہ دکھائی گئی ہے اور شر سے بچا لیا گیا ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے" ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی گھر سے نکلتے تو اپنے دستِ مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتے کہ اے اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں راستہ بھٹک جاؤں یا کوئی مجھے راستہ بھلا دیا جاؤں، میں پُھسل جاؤں یا میں پھسلا دیا جاؤں، میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں کسی چیز سے غافل رہوں یا مجھے غافل رکھا جائے"، اور گھر میں داخل ہوتے وقت دعا مانگنے کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو انہیں یہ کہنا چاہیے کہ: اے اللہ ! میں تجھ سے بہترین مدخل اور بہترین مخرج کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام پر ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام پر ہم باہر نکلے اور اپنے پروردگار اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا اور پھر وہ اپنے اہلِ خانہ کو سلام کرے"، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کرنے سے عاجز ہے ؟ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے سوال کیا: ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں کیسے کر سکتا ہے ؟ آپ نے فرمایا وہ سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے"۔

اسی طرح **کھانے پینے کے وقت** پڑھی جانے والی دعائیں بھی احادیث میں وارد ہوئی ہیں جیسا کہ کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور آخر میں الحمد اللہ کہنا، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی گود میں چھوٹا بچہ تھا اور میرا ہاتھ پلیٹ میں گھوم رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: " اے بچے ! اللہ کے نام سے شروع کر، اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنی طرف سے کھا" اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کھانا کھا لیتے تو فرماتے : " تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور ہمیں پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا"۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے **بازار میں داخل ہوتے وقت** کی دعا بتائی اور اس پر اجر عظیم کو بیان فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی کہ:"لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک، ولہ الحمد، یحی ویمیت، وھو حی لا یموت، بیدہ الخیر کلہ، وھو علی کل شئ قدیر، تو اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی دی گئیں اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیئے گئے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا گیا"۔

اسی طرح ایک مسلمان کو **کوئی اچھی چیز نظر آئے** تو اسے یہ کہنا چاہیے کہ:"ماشاء اللہ، لا قوۃ الا باللہ "، ارشاد باری ہے: {وَلَوْلا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ}، " اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہیں کہا:"ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ "۔ جب وہ **مصیبت میں مبتلا کسی شخص کو دیکھے** تو اسے خاموشی سے اللہ کی حمد وثنا کرنی چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" جس نے مصیبت میں مبتلا کسی شخص کو دیکھا اور کہا کہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت بخشی تو اسے اس مصیبت سے محفوظ رکھا جائے گا چاہے وہ کوئی بھی ہو"،

**مصیبت کے وقت بھی** ایک مومن کو اللہ کے ذکر کی پناہ لینی چاہیے، ارشاد باری تعالی ہے: {وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ * فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ} " اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم پر) غضبناک ہو کر چل دیئے پس انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ ہم اس پر قادر نہیں ہے پھر اس نے تاریکیوں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بیشک میں زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔ پس ہم نے اس کی دعا قبول فرمالی

اور ہم نے انہیں غم سے نجات بخشی اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ: "اللہ عظیم، حلیم کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، اللہ تعالی کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے اور عرش کا رب ہے"۔

یہ چند اذکار اور دعائیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے بیان فرمائی ہیں، جس شخص نے ان کو پابندی سے پڑھا تو یہ **اس کے لئے ہدایت، غفلت سے نجات اور شیطان سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہوں گی**، ارشاد باری ہے: {**اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ**}" اللہ ہی نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، جو ایک کتاب ہے جس کی باتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں (جس کی آیتیں) بار بار دہرائی گئی ہیں، جس سے ان لوگوں کے جسموں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کی جلدیں اور دل نرم ہو جاتے ہیں اللہ کے ذکر کی طرف۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کے ذریعے ہدایت دیتا ہے۔ اور اللہ جسے گمراہ کر دیتا ہے تو اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہے"۔ دوسری جگہ پر ارشاد باری ہے: {**وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ**}" اور اپنے رب کا ذکر کرو اپنے دل میں عاجزی کرتے ہوئے اور ڈرتے ڈرتے ہوئے اور میانہ روی سے، صبح کے وقت بھی اور شام کے وقت بھی، اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤں"۔ اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: {**وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ**}" اور جو شخص رحمان کے ذکر سے صرفِ نظر کرلے تو ہم اس کے لئے ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے"۔

**برادرانِ اسلام!**

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک اللہ کا ذکر ایک ضابطہ حیات کی حیثیت رکھتا تھا جسے وہ عملی طور پر اپنی زندگیوں میں نافذ کرتے تھے، ان کے معاشرے میں خوف خدا کو پیش نظر رکھتا جاتا اور ظلم وزیادتی سے دور رہا جاتا تھا، اس کی ایک مثال یہ ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو قضا کے منصب کی ذمہ داری سونپی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک سال تک اس منصب پر فائز رہے لیکن ایک شخص بھی کوئی مقدمہ لے کر نہ آیا اور جب آپ نے منصب قضا کو ترک کرنے کا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا اے عمر! کیا منصب قضا کی مشقت کی وجہ سے چھوڑنا چاہتے ہو؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے خلیفہ رسول! ایسی بات نہیں ہے لیکن میں تو اس لئے چھوڑنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کو میری ضرورت نہیں ہے، ان میں سے ہر فرد کو اپنے حق کا علم ہے اس لئے وہ اپنے حق سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کرتا، اور ہر فرد کو اپنی ذمہ داری کا علم ہے اس لئے وہ اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتا، ان میں سے ہر کوئی اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرتا ہے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے، اور جب ان میں سے کوئی غائب ہوتا ہے تو وہ اس کے مشتاق ہوتے ہیں اور جب وہ بیمار ہوتا ہے تو وہ اس کی عیادت کرتے ہیں اور جب اس پر غربت آتی ہے تو وہ اس کی مدد کرتے ہیں اور جب اسے کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور جب اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس سے تعزیت کرتے ہیں اور اس کو تسلی دیتے ہیں، ان کا دین نصیحت ہے اور ان کا اخلاق نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے، پس وہ کسی چیز میں جھگڑا کر سکتے ہیں؟۔

جب ایک مسلمان اللہ کے ذکر کو اپنے دل میں پختہ کر دیتا ہے، اپنی زبان سے اس کا ورد کرتا ہے اور اس کو عملی طور پر اپنے اعضائے بدنیہ پر نافذ کرتا ہے تو اس کے نفس کو راہ حق پر استقامت نصیب ہو جاتی ہے، اسے اللہ

تعالی کی خوشنودی نصیب ہو جاتی ہے ، اللہ تعالی اس کے رزق میں برکت ڈال دیتا ہے، اس کے سارے غم ختم ہو جاتے ہیں، اسے اطمئنان قلب کی دولت نصیب ہو جاتی ہے اور رحمت خداوندی اسے اپنے دامن میں لے لیتی ہے۔

**اے اللہ اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی عبادت کی عمدہ ادائیگی پر ہماری مدد فرما۔ آمین**